بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ
روزنامہ
خطبہ نمبر ۱۹
فی پرچہ ۲ آنہ

یوم شنبہ ★ ۲۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۴ھ ★

جلد ۴۴/۹	۱۴ ہجرت ۱۳۳۴ھ ★ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۱۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت نسبتاً بہتر ہے

ربوہ ۱۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق زیورچ سے قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ۱۱ مئی کو جو تار ارسال فرمائی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۱۱ مئی بوقت دس بجے شب

"آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی سر کی ہڈی کا ایکسرے لیا گیا۔ ابھی مزید ٹسٹ بھی ہوں گے۔ جن میں سے آخری معائنہ ۱۸ مئی کو ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت نسبتاً بہتر ہے —— مشتاق احمد باجوہ"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ کی مراجعت

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پرجوش خیر مقدم

ربوہ ۱۳ مئی۔ مبلغ امریکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب امریکہ میں نو سال تک تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد کل شام بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچکر اپنے معزز بھائی کا استقبال کیا۔ جونہی گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی فضا نعرہ ہائے تکبیر "اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد حضرت امیرالمومنین زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھی احباب نے اپنے مجاہد بھائی کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے اور ان سے مصافحہ کرتے ہوئے انہیں ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی۔

مکرم غلام یٰسین صاحب جولائی سنہ ۱۹۴۶ء میں قادیان سے امریکہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ آپ وہاں مسلسل نو سال تک خدمت اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے اب آپ چند ماہ کی رخصت پر پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی حضرت چوہدری محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے ایک بھائی چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب واقف زندگی ہیں اور تحریک جدید میں وکیل قانون کے عہدے پر فائز ہیں۔ دوسرے بھائی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اس وقت نور ہسپتال ربوہ میں طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تیسرے اور سب سے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام محمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں استاد ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی واپسی آپ کے لئے آپ کے خاندان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار رحمن محمد خان قائمقام وکیل التبشیر)

چار ننھے بچے نذر آتش ہوگئے

لاس اینجلز ۱۳ مئی۔ گزشتہ شب یہاں چار ننھے بچے آگ میں جھلس کر ہلاک ہوگئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے والدین انہیں ایک دس سالہ بچی کی نگرانی میں چھوڑ کر خود باہر گئے ہوئے تھے۔ غریب والدین بجلی کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ باہر جاتے وقت بچوں کے کمرہ میں ایک موم بتی روشن کر گئے۔ جس سے کمرے کو آگ لگ گئی۔

دفاتر منتقل کرنے کے فیصلے

لاہور ۱۳ مئی۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق مئی کے آخر تک محکمہ زراعت کے دفاتر لائلپور میں محکمہ بجلی اور جنگلات کے دفاتر پشاور میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور متعلقہ محکموں کا صوبائی سٹاف اسی ماہ کے آخر تک اپنے نئے مقامات پر پہنچ جائے گا۔

حکومت پاکستان نے مصالحت کرانے کیلئے کرنل ناصر کی پیشکش منظور کر لی

پختونستان کے سوال پر پاکستان کوئی بات چیت نہیں کرے گا

کراچی ۱۳ مئی۔ مصر کے وزیراعظم کرنل ناصر نے پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کرانے کی جو پیشکش کی تھی۔ پاکستان نے اسے قبول کر لیا ہے۔ پاکستانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پاکستان نے کرنل ناصر پر واضح کر دیا ہے کہ وہ پختونستان کے مسئلہ پر کوئی بات چیت نہیں کرے گا۔

قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مصر کی پیشکش قبول کرنے کے متعلق وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کرنل ناصر کو اطلاع دیدی ہے۔

ادھر ایسوسی ایٹڈ پریس نے واشنگٹن کے باخبر حلقوں کے حوالہ سے یہ اطلاع دی ہے کہ امریکہ نے وزیراعظم پاکستان سے اپیل کی ہے کہ انہوں نے افغانستان سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی جو دھمکی دی تھی۔ اس پر نظر ثانی کریں۔ وزیراعظم نے متنبہ کیا تھا کہ اگر ۱۵ مئی تک افغانستان نے باعزت تلافی نہ کی تو پاکستان سفارتی تعلقات منقطع کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکی سفیر مقیم کراچی مسٹر ہوریس۔ اے ہلڈرتھ نے وزیراعظم محمد علی تک امریکی حکومت کی اپیل پہنچا دی ہے۔ ادھر کابل میں مقیم امریکی سفیر نے کابل حکومت کو خبردار کیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف کوئی قدم

صدر سکارنو پاکستان آئیں گے

جاکرتہ ۱۳ مئی۔ صدر سکارنو نے آج یہاں ایک تقریب میں بتایا کہ میں حج کے سلسلہ میں مکہ معظمہ جاتے ہوئے پاکستان اور مصر کا دورہ کروں گا۔ آپ نے بتایا کہ میں وہاں دونوں حکومتوں کی دعوت پر جا رہا ہوں۔

آسٹریا کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا

وی آنا۔ ۱۳ مئی۔ امریکہ۔ برطانیہ فرانس اور روس کے سفیروں میں معاہدۂ آسٹریا کے ۳۳ دفعہ متعلق مکمل سمجھوتہ ہوگیا ہے۔

آسٹریا کے وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ اتوار کو معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

۲۲ نہ اٹھائے۔ امریکہ کو یقین ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے اس جھگڑے میں عراق مصالحت کرانے کے فرائض سرانجام دے گا۔

گورنر جنرل بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں

"سٹیٹسمین" کا تبصرہ

نئی دہلی ۱۳ مئی۔ ہندوستان کے اخبار سٹیٹسمین نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ کہ گورنر جنرل پاکستان اور ان کے مشیروں کو فیڈرل کورٹ کے اس فیصلے پر بجا طور پر فخر کرنا چاہیئے جو مشورہ طلب آئینی سوالات کے بارے میں عدالت نے دیا ہے —— اخبار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ پچھلے اکتوبر سے ملک میں جو آئینی الجھنیں پیدا ہو گئی تھیں۔ ان کے متعلق اب گورنر جنرل اور ان کے مشیر یہ دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے قانون اور عوامی خواہشات کا احترام ملحوظ رکھا

روسی تجویز پر آئزن ہاور کا تبصرہ

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ صدر آئزن ہاور نے تخفیف اسلحہ کے متعلق روس کی نئی تجویز کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سلسلہ میں عمیق غور و فکر کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا تخفیف اسلحہ کا مسئلہ پیچیدگیوں سے معرا نہیں ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۵۵ء

الحاد کے مقابلہ کیلئے اتحاد

الفضل مورخہ ۱۰ مئی میں ہم نے "الحاد کے مقابلہ کے لئے اتحاد" کے زیر عنوان بعض علمائے اسلام کے ایک مشترکہ بیان کے متعلق لکھا تھا کہ "جہاں یہ بیان بنیادی طور پر اچھا ہے۔ وہاں تفصیلی طور پر نہایت مبہم بلکہ مشکوک ہے" اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جذبہ کہ فروعی اور اختلافی مسائل کو نظر انداز کیا جائے نہایت مستحسن ہے۔ مگر یہ عزم صمیم کرنے والے وہ لوگ یا جماعتیں ہیں۔ جن کا ذکر بیان میں اس طرح کیا گیا ہے۔

" وہ تمام افراد تمام حلقے اور تمام جماعتیں جو کتاب وسنت کو مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی اساس سمجھتی ہیں۔ اور اس ملک کی وہ فکری وحدت جس پر اس کی تشکیل ہوئی تھی برقرار رکھنا اور اسی بنیاد پر اس کی تعمیر و ترقی کی جدوجہد کرنا اپنا نصب العین اور فریضہ تصور کرتے ہیں" (الاعتصام ۲۹ اپریل ۱۹۵۵ء)

جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے الحاد کی ہوا جس سے پاکستان بھی متاثر ہے ساری دنیا میں چلی ہوئی ہے۔ اور نہ صرف پاکستان میں اس کے وہ نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ بلکہ تمام اسلامی دنیا اور نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ تمام مذہبی دنیا کی فضا اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ اس لئے چاہیئے تھا کہ اپنی جدوجہد کو ان محدود دائروں میں مقید نہ کیا جائے۔ جن میں محدود رکھنے کا ارادہ ہے۔ اسلام ایک ہمہ گیر دین ہے اور اس کے اصول تمام دنیا کی راہنمائی کے لئے ہیں۔ مگر دنیا میں اس کے پھیلنے کے لئے جہاں بڑی بڑی بیرونی رکاوٹیں ہیں وہاں سب سے بڑی رکاوٹ خود اسلام کے اہل علم اصحاب کے محدود نظریات ہیں جن کے جھگڑوں میں وہ خود بھی مصروف رہے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی مصروف رکھتے چلے آئے ہیں۔

پھر غور کیجئے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ ہمارے یہ علمائے اسلام فروعی اور اختلافی مسائل کو پس پشت ڈالنے کے لئے تیار ہیں۔ اور الحاد و بے دینی کے مقابلہ کے لئے متحدہ محاذ بنانے کا اقدام کر رہے ہیں۔

لیکن جیسا کہ اس بیان سے واضح ہوتا ہے۔ ان کا مطمح نظر پھر بھی نہایت محدود اور مقید ہے۔ جس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اہل علم حضرات جو ان سے متفق نہیں اور اس محدود دائرہ کے اندر شمار نہیں کئے جاتے۔ بجائے حقیقی کام کے یہ متحدہ محاذ ان سے الجھ کر رہ جائے گا۔

سب سے بڑا نقص بلکہ کہنا چاہیئے کہ جو خود اس اتحاد کی جڑوں پر کلہاڑی رکھنے والا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مدعا کے حصول کے لئے دعوت وارشاد کی بجائے جو علمائے اسلام کا خاصہ ہونا چاہیئے سیاسی طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ عوام جو ان سے متاثر ہوں گے بجائے اپنے آپ کو اسلامی اصولوں کا پابند بنانے کے ایک دوسرے سے اور ارباب حکومت سے الجھ کر رہ جائیں گے۔ اور بجائے ایک دینی اتحاد کے ان علماء کی ایک جداگانہ سیاسی قسم کی پارٹی بن جائے گی۔ اور اس طرح ہمیں ڈر ہے کہ خدانخواستہ پاکستان میں بھی وہ حالات رونما نہ ہو جائیں جو اخوان المسلمون کی جدوجہد سے مصر میں رونما ہو رہے ہیں۔

چنانچہ بیان متذکرہ میں جو اجمالی لائحۂ عمل تجویز کیا گیا ہے حسب ذیل ہے۔

"لہٰذا ہم پوری دلسوزی کے ساتھ تمام لوگوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ اسلام پر جو نازک وقت آ گیا ہے اس کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیں۔ اور تمام دینی جماعتوں کے کارکن حسب ذیل امور پر اپنی توجہات مرکوز رکھیں:

اوّل۔ اس امر کی جدوجہد کہ دستور پاکستان کی ترتیب و تدوین قرآن وسنت کی اساس پر اور ان تصریحات کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے کی جائیں۔ جو مختلف مکاتب خیال کے علماء نے جنوری ۱۹۵۲ء میں مرتب کر کے پیش کی تھیں

دوم۔ فتنہ انکار سنت اور اسلامی اخلاق و اقدار کی پامالی کے لئے جو سرگرمیاں جاری ہیں۔ ان کے استیصال کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں منظم جدوجہد کی جائے:

سوم۔ ایسی تمام سرگرمیاں موقوف کر دی جائیں جو دینی جماعتوں کی باہمی آویزش کا موجب بن کر اسلام کے بنیادی اور عظیم تر مقاصد کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں اختلافی مسائل میں اظہار خیال حتی الوسع علمی دائرہ تک محدود رکھا جائے اور پیرایۂ بیان و اظہار ایسا اختیار کیا جائے۔ جو علمی وقار متانت۔ کشادہ ذہنی تحمل اور رواداری کے شایان شان ہو:

چہارم:۔ دینی جماعتوں کے ذمہ دار افراد وقتاً فوقتاً باہمی ملاقات اور تبادلۂ خیال کے ذریعہ ان غلط فہمیوں کے ازالہ اور اگر کسی جانب سے غلط روی ہو تو ضبط و تحمل کے ساتھ اس کے تدارک کی مخلصانہ کوشش کریں۔ تاکہ کوئی گروہ الحاد پسندوں کی دسیسہ کاریوں کا شکار ہو کر دانستہ یا نادانستہ ان کا آلۂ کار نہ بن جائے۔ اور دینی جماعتوں کی باہمی آویزش کا کوئی موقعہ نہ پیدا ہو جائے

(باقی صفحہ ۷ پر)

اعتکاف بیٹھنے والوں کے لئے ضروری ہدایات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

میں نے ربوہ کی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والوں کے لئے بعض ضروری باتیں نوٹ کر کے مسجدوں میں اعلان کرایا ہے۔ چونکہ غالباً بعض بیرونی مقامات کی مساجد میں بھی بعض دوست اعتکاف بیٹھیں گے۔ اس لئے فائدہ عام کی غرض سے اس نوٹ کو الفضل میں بھی شائع کرایا جاتا ہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲ مئی ۱۹۵۵ء

کل سے انشاء اللہ اعتکاف والا عشرہ شروع ہو جائے گا۔ یہ عشرہ رمضان کے مہینہ کا تاج ہے۔ اور اس عشرہ کا تاج "لیلۃ القدر" ہے دوستوں کو تحریک کی جائے۔ کہ اس عشرہ میں خاص طور پر نوافل اور ذکر الہٰی اور دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اور دعاؤں میں درود اور اسلام کی ترقی کی دعاؤں اور جماعتی دعاؤں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کی دعاؤں کو مقدم کیا جائے۔

نیز جو دوست اس عشرہ میں اعتکاف بیٹھیں انہیں اعتکاف کی ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے اس مبارک عبادت کا پورا پورا احترام ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ دراصل اعتکاف ایک قسم کی وقتی اور جزوی رہبانیت ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ اعتکاف بیٹھنے والوں سے گویا کامل انقطاع الی اللہ کی توقع رکھتا ہے۔ وہ حوائج انسانی یعنی پیشاب پاخانہ کی غرض سے باہر جا سکتے ہیں۔ لیکن باقی سارا وقت انہیں مسجد میں رہ کر اور اپنی بیٹھک کو قلیل ترین وقت میں محدود کر کے عبادت اور نوافل اور دعاؤں اور ذکر الہٰی اور تلاوت قرآن مجید اور دیگر دینی مشاغل میں گزارنا چاہیئے۔ گویا وہ فرشتوں کی طرح یفعلون ما یؤمرون کی پوری تصویر بن جائیں۔ بعض گزشتہ سالوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ جو اعتکاف کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور محض دیکھا دیکھی اعتکاف بیٹھ جاتے ہیں۔ اپنے وقت کا کافی حصہ فضول باتوں میں گزارتے ہیں۔ یا اپنے ساتھیوں کے ساتھ ادنےٰ ادنےٰ باتوں میں جھگڑتے ہیں۔ یہ طریق اعتکاف کی روح کے سراسر خلاف ہے اور ظاہر ہے کہ ایک مردہ اور بے روح جسم کے ساتھ مسجد میں چند دن گزارنا کسی برکت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ اس سال اعتکاف بیٹھنے والے دوست اعتکاف کی مقدس ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے دنوں کو ذکر الہٰی اور تلاوت قرآن مجید سے معمور اور اپنی راتوں کو دعاؤں اور نوافل کی لذت سے مسرور رکھنے کی کوشش کریں گے۔

اس عشرہ میں ایک رات ایسی آتی ہے۔ جسے لیلۃ القدر کے نام سے پکارا جاتا ہے یعنی عزت والی رات۔ یہ رات خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت والی رات ہوتی ہے۔ جبکہ خدا اپنے رحمت کے فرشتوں کے ساتھ اپنے بندوں کے بہت قریب آ جاتا ہے۔ میں نے اسکے متعلق الفضل میں ایک نوٹ بھجوایا ہے وہ پڑھ لیا جائے اور جنہیں اس مبارک رات کی گھڑیاں میسر آئیں انہیں چاہیئے کہ اس رات کی مخصوص برکتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں:

نیز یہ بھی مناسب ہے کہ اگر کسی مسجد میں ایک سے زیادہ معتکف ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی عالم اور متقی انسان کو اپنا امیر مقرر کر لیں۔ تا ان کی ہدایتوں سے فائدہ اٹھا سکیں اور ایک لڑی میں پروئے رہیں۔

فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور لیلۃ القدر کی تلاش

اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لئے ایسے سامان مہیا کرو کہ تمہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ر اپریل ۱۹۲۶ء رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی نسبت سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب رمضان کے آخری عشرہ اور لیلۃ القدر کے فیوض سے فائدہ اٹھا سکیں ؛

یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ اور اس آخری عشرہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کے اندر ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہے۔ اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں وہ دیتا ہے۔ اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے۔ اور آپ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں

اسے تلاش کرو۔ گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیائے اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ رات بالعموم آخری عشرہ رمضان میں آتی ہے۔

اس رات کے برکات

بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کئے ہیں۔ اور اپنی روحانی آنکھوں سے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے۔ جو انوار ایک دم میں تاریک دل کو نورانی بنا دیتے اور متفکر انسان کو تمام دنیا میں

سب سے زیادہ خوش

کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کے لئے بھی کبھی خیال نہیں کیا جا سکتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے۔ جو آدمی جو کچھ بھی مانگے وہ اسے مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر دین کے معاملہ میں امن و امان اٹھ جاتا ہے۔ اور لیلۃ القدر اس

دعائے گنج العرش

کی طرح رہ جاتی ہے۔ جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ وہ ایسی دعا ہے۔ جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے۔ اور پھر ایسی دعا کا پتہ بھی چور کے ذریعہ لگتا ہے۔ نہ کسی ولی اور بزرگ کے ذریعہ۔ کہتے ہیں ایک چور تھا جس نے کئی خون کئے بادشاہ نے اس کے

قتل کا حکم

دیا۔ لیکن جب جلاد اسے قتل کرنے لگے۔ اور اس کی گردن پر کئی تلواروں کے وار کئے۔ تو اسے ذرا بھی گزند نہ پہنچی۔ اور ذرا بھی گردن نہ کٹی۔ اس پر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ تلواریں اس کی گردن نہیں کاٹ سکتیں۔ بادشاہ نے کہا۔ اگر اس کی گردن ایسی ہی ہے۔ کہ تلواروں سے نہیں کٹ سکتی۔ تو اسے پھانسی دے دو۔ لیکن جب پھانسی پر چڑھایا گیا۔ تو پھانسی بھی اس پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اس کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی۔ تو اس نے کہا کہ اچھا آگ میں ڈال دو۔ مگر آگ نے بھی اس کا کچھ نہ بگاڑا۔ پھر کہا گیا۔ اسے اونچے پہاڑ پر سے گرا دو۔ لیکن پہاڑ سے گرانے پر وہ اس طرح لڑھکتا ہوا نیچے آ پہنچا گویا کھیل رہا ہے۔ پھر کہا گیا اسے وزنی پتھر باندھ کر پانی میں پھینک دو۔ لیکن جب پھینکا گیا۔ تو وہ پانی پر اس طرح تیرنے لگا۔ جس طرح کارک تیرتا ہے۔ آخر بادشاہ نے اسے اپنے پاس بلا کر کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ کہ ہم نے تمہیں چور سمجھ کر سزا دینی چاہی۔ تم تو بڑے

باکرامت انسان

ہو۔ اس نے کہا ہوں تو میں چور ہی۔ مگر بات یہ ہے کہ میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ جتنے انبیاء گزر چکے ہیں۔ ان کی نیکیوں کے برابر نیکیاں ایک دفعہ اس کے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہیں اسی طرح خواہ کوئی کتنے گناہ کرے۔ ایک دفعہ اس کے پڑھ لینے سے سب دور ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ میں وہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔

تو نادانوں کی یہ دعا نکالی ہوئی ہے اگر لیلۃ القدر بھی اسی طرح کی ہو۔ کہ خواہ کوئی ڈاکہ ڈالے چوری کرے قتل کرے۔ انبیاء کو گالیاں دے۔ شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرے۔ لیکن اس رات دعا مانگ لے تو

انبیاء کی دعائیں

رد ہو جاتیں۔ مگر اس کی دعا رد نہ ہو گی۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ پھر کسی کو نیک اعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص اس رات یہ دعا مانگ لے کہ میں جو چاہوں کروں۔ لیکن جاؤں جنت کے سب سے اعلےٰ مقام میں اور اعلےٰ درجہ میں اور یہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے تو پھر خواہ وہ کچھ کرے۔ جنت میں ہی جائے گا۔ مگر یہ بات

اسلام کی تعلیم

اور اسلام کے مغز کے قطعاً خلاف ہے بس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ اس رات میں ایک خاص گھڑی ہوتی ہے۔ جبکہ برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور خصوصاً جمعہ کی رات کو اس سے بڑا تعلق ہے۔ تو اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس گھڑی میں خواہ کوئی دعا کی جائے۔ خدا تعالےٰ کو ضرور منظور کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ اسے رد نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لئے کچھ حد بندی کرنی پڑے گی۔ جس کے ماتحت اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ حد بندیاں کیا ہیں۔ وہی ہیں جو شفاعت کے متعلق ہیں۔ یعنے ایک ایسا شخص جو کوئی ایسی چیز مانگتا ہے جو

خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت

دی جا سکتی ہے۔ لیکن بعض عارضی روکیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو امکان قدرت سے تعلق نہیں رکھتیں یا اس انسان کے درجہ سے تعلق نہیں رکھتیں۔ وہ ایسے موقعہ پر مانگے گا۔ تو اسے مل جائے گی۔ ورنہ اگر اس کا یہ مطلب ہو کہ

خواہ کوئی کچھ کرے

جو دعا بھی اس وقت مانگے وہی قبول ہو جائیگی تو ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص رمضان کے پہلے بیس روزے نہ رکھے۔ نہ نمازیں پڑھے۔ نہ کوئی اور نیک کام کرے۔ لیکن جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو تو مغرب کی نماز کے بعد سے لے کر صبح کی نماز تک دعا مانگتا رہے۔ اور دن کو سو جائے نہ ظہر کی نماز پڑھے نہ عصر کی۔ پھر رات کو یہ دعا مانگنا شروع کر دے۔ کہ میں جو چاہوں کرتا رہوں مجھ سے کوئی باز پرس نہ ہو۔ اور میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام پر جنت میں رکھا جاؤں۔ یہ ہرگز مفہوم نہیں ہو سکتا ان حدیثوں کا جو

لیلۃ القدر کے متعلق

آئی ہیں دعا وہی سنی جاتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہونی ممکن ہو مگر عارضی روکوں کی وجہ سے قبول نہ ہو سکتی ہو۔ اور یہ درست ہے۔ کہ انبیاء کی ایسی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ ان کی وہی دعائیں نامنظور ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے قانون یا خاص تقدیر کے مقابلہ میں آ پڑتی ہیں۔ اور انبیاء کو اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ ورنہ جو ایسی نہیں ہوتیں۔ وہ قبول کی جاتی ہیں۔ اور کبھی رد نہیں کی جاتیں یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات

انبیاء کے منہ سے نکلے ہوئے فقرے

اس صفائی کے ساتھ پورے ہو جاتے ہیں۔

کہ لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ انہیں بھی قانونِ قدرت پر تصرف حاصل ہے۔ لیکن وہ اہم امور جو خاص قدرتوں کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ کا قانون امرر رنگ میں جاری ہوتا ہے۔ ان کے متعلق نہ صرف یہ کہ انبیاءؑ کے منہ سے نکلی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ مہینوں اور سالوں اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ تو بھی منظور نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاءؑ اور اپنے مقربین کی دعائیں ان کی

محبت اور پیار

کی وجہ سے سنتا ہے۔ مگر محبت اور پیار کی وجہ سے خدائی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دعائیں جو اس کے قانونِ قدرت یا خاص تقدیر کے خلاف ہوں۔ انہیں قبول نہیں کرتا۔

رمضان المبارک کا

آخری عشرہ

بھی بعض حدبندیوں کے ماتحت آتا ہے۔ اور جب یہ بات تسلیم کی جائے گی۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ لیلۃ القدر میں آنے والی خاص گھڑی سے وہی فائدہ اٹھائیگا۔ جو اپنے

اعمال کے رو سے

اس کا مستحق ہوگا۔ پھر یہ حدبندی لگانے پر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ہے۔ جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے رکھ دی گئی ہے۔ کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھالے۔ بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے۔ پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی۔ جس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں۔ جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے۔ اسی کے لئے لیلۃ القدر ہوگی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے کہ جس کے

ابتدائی ایام نیکی میں

گذرتے ہیں اس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے۔ کہ خدا اس کے لئے فضل نازل کرنے کا خاص موقعہ رکھتا ہے۔ پس لیلۃ القدر میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے۔ تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صرف کرائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے

طاقت کے ایام میں

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس وقت جبکہ بڑھاپے کی وجہ سے اور کمزور ہو جانے کے باعث خدا تعالیٰ کی خاطر جسمانی اور مالی قربانی نہ کر سکے گا۔ خدا تعالیٰ خود اس سے کرائے گا۔

پس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جس لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ دراصل انسان کے انجام کی طرف اشارہ ہے۔ اگر ایک انسان نے متواتر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ تو جب اس پر ایسا زمانہ آئیگا۔ جب وہ اپنی ناطاقتی کی وجہ سے خدمتِ دین میں حصہ نہ لے سکے گا۔ تو خدا تعالیٰ خاص طور پر اس کی مدد فرمائے گا۔ اور اس کی باتوں میں وہ اثر پیدا کر دے گا۔ جو دوسروں کے کاموں میں بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے

اپنی ساری عمر

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں خرچ کر دی۔ اور دوسرے ابھی امتحان میں ہیں۔ نہ معلوم ان کا کیا نتیجہ ہو۔ پس لیلۃ القدر اس طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ ایک انسان جس نے اپنی ساری عمر خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی خدمت میں صرف کر دی۔ وہ کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب جہاد کے لئے نہیں جا سکے گا۔ یا مالی قربانی نہیں کر سکے گا۔ اس وقت اس کے دل میں جو نیک ارادے پیدا ہوں گے۔ ان کا ہی اس کو اتنا ثواب ملے گا۔ جو جوانوں کو ان کے کاموں کا نہیں ملے گا۔ کیونکہ ان کی زندگی کی تو ابھی ابتدا شروع ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی زندگی اور قویٰ خرچ کر کے انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

پس

لیلۃ القدر پیدا کی جاتی ہے

اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والوں کے انجام کی خوبی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ مگر دوسری طرف اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ تو معلوم ہوا۔ اس کی ابتدا بھی اچھی نہ تھی۔ اور اس کی ابتدائی خدمات نیک نیتی اور خلوص پر مبنی نہ تھیں۔

پس لیلۃ القدر سے یہ سبق مل سکتے ہیں۔ اول یہ کہ جو انسان خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ابتدا سے کام کرے گا۔ اس کا انتہا اچھا ہوگا۔ اور دوم یہ کہ اگر کسی کے لئے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ اس کا پہلا زمانہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا تھا۔ اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا۔ مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے۔ کہ جن کی وجہ سے اس کی خدمات قبول نہ ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔

ان دو سبقوں کے ماتحت دوستوں کو صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی

لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہیئے

اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لئے ایسے سامان مہیا کرنے چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے ایام میں تو کام کریں۔ لیکن

انجام کے وقت

جب ان میں کام کرنے کی طاقت نہ رہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل نہ ہو۔ جو اپنے محبوب بندوں کو دنیا اور جو پنشن کے طور پر اس کی طرف سے ملتی ہے۔ اس وقت وہ اپنا خاص فضل نازل کرے۔ اور اپنے برکات کا وارث بنائے۔

یہی سبق ہے جو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر سے مومنوں کو دیتا ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے

کہ ہم رمضان کی لیلۃ القدر سے بھی فائدہ اٹھائیں، اور انسان کی زندگی کی جو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اس سے بھی مستفیض ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوں۔ اور ہمارا آخری انجام اسی طرح ہو جس طرح لیلۃ القدر کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خطوط لکھنے کے متعلق ضروری ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دستخطی چٹھی کل دمشق سے ۹ رمئی ۱۹۵۵ء کی لکھی ہوئی جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہے۔ وہ احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل ہے۔ حضور کی ان ہدایات کے علاوہ احباب اس امر کو بھی ملحوظ رکھیں۔ کہ حضور کے نام چٹھی کے لئے باریک کاغذ استعمال فرمائیں۔ تاکہ وزن زیادہ نہ ہو۔ اور صاف اور واضح لکھا ہوا ہو۔ تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو۔ ان چٹھیوں کو لفافوں سے نکال کر ایک علیحدہ لفافہ میں بند کر کے حضور کی خدمت میں ربوہ سے بھجوا دیا جایا کرے گا۔

دمشق ۹/۵/۵۵ء مکرمی انور صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اخبار میں اعلان کر دیں۔ کہ خلیفۃ المسیح کو جنہوں نے خط لکھنا ہو وہ ہمیں یعنی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری (ربوہ جھنگ) میں بھجوا دیا کریں۔ ہم بھجوا دیا کریں گے۔ اس طرح لوگوں کے قلوب میں تسلی رہے گی۔ آپ لندن کے پتہ پر پیکٹ بھجوا دیا کریں۔ یہ بھی اعلان کر دیں۔ کہ خط ایک دو سطروں کے ہوں۔ اور پیڈ کے صفحہ کے ½ حصہ سے زائد نہ ہوں۔ تاکہ بوجھ زیادہ نہ ہو۔ اخبار میں یہ بھی اعلان کر دیں۔ کہ ابھی تک شام میں ہیں (اب تو بفضلہ تعالیٰ حضور بخیریت زیورچ پہنچ چکے ہیں) علاج ابھی شروع نہیں ہوا۔ شام میں سردی یورپ سے بھی زیادہ ہے۔ گو ہوا کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے ترقی رک جاتی ہے۔ سات تاریخ کو ہم انشاء اللہ چلے جائیں گے۔ کل یہاں پاس کی پہاڑی پر برف پڑی۔ ہم وہاں سیر کے لئے جا رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسی تحریک کی کہ رک گئے۔ اور بعد میں معلوم ہوا کہ برف پڑ رہی ہے۔ آب وہوا وہاں کی بہت اعلیٰ ہے۔ اسی لئے دوستوں نے تحریک کی تھی۔ کہ وہاں چلیں۔ مگر طبیعت کی کمزوری نے سردی کو برداشت نہ کیا۔"

(خاکسار عبدالرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری اعلان

جملہ مبلغین مہربانی فرما کر اپنے صدر مقام کو مرکز ٹھہرا کر اپنے حلقہ زیر تربیت میں تمام جماعتوں کا فل سکیپ کاغذ پر ایک نقشہ تیار کر کے جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اس نقشہ میں جماعتوں کا نام خطوط وحدانی میں تعداد افراد۔ مرکز سے فاصلہ میلوں میں درج ہو۔ نقشہ کے ایک کونہ میں وضاحتی نوٹوں میں ظاہر کیا جائے۔ کہ ذریعہ سفر کیا ہے۔ بس۔ ریل یا ٹانگہ وغیرہ۔ دوروں کا پروگرام ایسا بنایا جائے۔ کہ سال بھر میں ہر جماعت کا ایک دو بار ضرور معائنہ ہو جائے۔ ہر دورہ کی قبل از وقت منظوری نظارت سے حاصل کی جائے۔ (ناظر دعوت وتبلیغ ربوہ)

"غیر مسلموں کا حقِ تبلیغ" اور جماعت اسلامی

از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ

اگر آپ کو مودودی صاحب کے "اسلامی نظریہ" کی ادنیٰ سی جھلک معلوم کرنا ہو۔ تو آپ ان کے دار الاسلام میں "تبلیغ کفر" سے متعلقہ ذیل کے بیانات پر نظر ڈالیں۔ مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

"کیا ایک صحیح اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق اسی طرح ہوگا جس طرح مسلمانوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق حاصل ہونا چاہیئے؟ کیا خلافت راشدہ اور بعد کی خلافتوں کے تحت کفار و ذمیوں کو اپنے مذاہب کی تبلیغ کا حق حاصل تھا؟"

(رسالہ مرتد کی سزا صفحہ ۳۲)

اس سوال کا جواب آپ نے یہ دیا کہ:۔

"جب ہم اپنے حدود و اقتدار میں کسی ایسے شخص کو جو مسلمان ہو کر اسلام سے نکل کر کوئی دوسرا مذہب و مسلک قبول کرے اس کا "حق" نہیں دیتے تو لامحالہ اس کے معنی یہی ہیں کہ ہم حدود دار الاسلام میں اسلام کے بالمقابل کسی دوسری دعوت کے اٹھنے اور پھیلنے کو بھی برداشت نہیں کرتے۔ . . . . . . اسلام اپنے حدود و اقتدار میں تبلیغ کفر کا روادار نہیں لیکن . . . . . . یہ سوال پھر بھی باقی رہ جاتا ہے کہ آیا اسلام اپنے حدود میں رہنے والے غیر مسلموں اور باہر سے آنے والے داعیوں کو مسلم آبادی میں اپنے مذاہب اور مسالک کی دعوت پھیلانے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟" (ر صفحہ ۳۲ و ۳۳)

مودودی صاحب کے اسلام کی رو سے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ:۔

"اس بات کو پسند کرنا تو درکنار گوارا کرنا بھی سخت مشکل ہے . . . . . . زیادہ سے زیادہ جس چیز کو وہ بادلِ ناخواستہ گوارا کرتا ہے وہ بس یہ ہے کہ جو شخص خود کفر پر قائم رہنا چاہتا ہو اسے اختیار ہے کہ اپنی فلاح کے راستے کو چھوڑ کر اپنی بربادی کے راستے پر چلتا رہے . . . . . . لیکن کفر و شرک و دہریت اور خدا سے بغاوت کی تبلیغ کا لائسنس دینا اس کے لئے کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟" (صفحہ ۳۶، ۳۷)

مودودی صاحب جی مزید لکھتے ہیں کہ:۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں حکومت کی مستقل پالیسی یہی تھی جو اوپر بیان ہوئی . . . . . . جو بھی اسلام کے مقابلے پر کوئی دعوت لے کر اٹھا اسے بزور دبا دیا گیا۔" (ر صفحہ ۳۹)

مزید ارشاد ہوتا ہے کہ:۔ "اگر بعد کے دنیا پرست "خلفاء" اور بادشاہوں نے اس کے خلاف کوئی عمل کیا ہے تو اس بات کا ثبوت . . . . . . ہے کہ یہ لوگ ایک حقیقی اسلامی حکومت کے فرائض سے ناواقف یا ان سے منحرف ہو چکے تھے . . . . اسلامی نقطۂ نظر سے یہ سب کارنامے ان بادشاہوں کے جرائم کی فہرست میں لکھے جانے کے قابل ہیں"

(رسالہ مرتد کی سزا صفحہ ۴۰ و ۴۱)

معزز ناظرین! آپ مودودی صاحب کے اسلام میں غیر مسلموں کو حقِ تبلیغ نہ دینے کے متعلق نظریات کو دیکھ لیا اور یہ بھی دیکھا کہ کس طرح گذشتہ تیرہ سو سال کے خلفاء بادشاہوں کے کردار پر بیک قلم سیاہی پھیر دی۔ بلکہ ایسا کرنے کو "ان کے جرائم" قرار دیا ہے۔ لیکن چونکہ اسلام کا یہ نظریہ صرف اور صرف مودودی صاحب کی اپنی ایجاد ہے جو لا اکراہ فی الدین کے ارشاد قرآنی کے خلاف ہونے کے سبب اسلام کی توہین کا ہی موجب نہ تھا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک مسلک اور نمونہ کے بھی سراسر خلاف تھا کیونکہ حضور کے بابرکت عہد میں نجران کے عیسائیوں نے باہر سے مسجد نبوی میں آکر خود حضور کے ساتھ بحث و مناظرہ کیا اور "صحیح اسلامی حکومت" میں انہوں نے اپنے نظریات کفر و شرک کی زور شور سے تبلیغ اور اسلام پر تنقید بھی کی اسلئے جب گذشتہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت اور اس کی شائع کردہ "رپورٹ" میں مودودی اسلام کا یہ بھیانک چہرہ بھی نمایاں طور پر پبلک کے سامنے آیا تو مودودی کیمپ میں کھلبلی کا مچنا لازمی تھا۔ اسلئے فوراً ان کے دو ساتھیوں (نسیم صدیقی، سعید احمد ملک) نے مجبور ہو کر پینترا بدلا اور "غیر مسلموں کا حقِ تبلیغ" اسلامی حکومت میں تسلیم کرتے ہوئے ایک متفقہ بیان جاری کیا جو کہ مودودی نظریہ کی جڑ کاٹ رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ:۔

"غیر مسلم اپنی مذہبی کتابیں چھاپ سکتا ہے اپنے مذہب کی تعلیمات کو اور ان خوبیوں کو جو اسکے نزدیک اس کے مذہب میں ہیں تحریر و تقریر میں بیان کر سکتا ہے۔ اور قانون کے حدود میں رہتے ہوئے مسلمانوں سے مذہبی مباحثہ بھی کر سکتا ہے بلکہ اپنے وہ اعتراضات اور شبہات بھی بیان کر سکتا ہے جو وہ اسلام کے بارے میں رکھتا ہو۔ اس کی کوئی ممانعت ہمیں کہیں نہیں ملی۔ خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائی، یہودی اور دوسرے لوگ دار الاسلام میں آتے تھے اور حضور سے برسرعام مذہبی مباحثہ کرتے تھے۔ مذہبی مباحثہ اس بات کا مستلزم ہے کہ فریق ثانی اپنے مذہب کی خوبیاں بھی بیان کرے اور اسلام پر تنقید بھی کرے اسلام اپنے آپ کو دلائل کے لحاظ سے مفلس نہیں پاتا کہ وہ استدلال کے میدان میں مقابلہ کرنے کے بجائے فوجداری عدالت کے ذریعہ سے مخالف مذہبوں اور مسلکوں کا مقابلہ کرے۔ (تبصرہ صفحہ ۱۴۴)

نعیم صدیقی اور سعید احمد ملک کا یہ متفقہ بیان مبنی برحقیقت ہے (جو کہ مودودی بیانات کا ناسخ ہے) کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلم بھی اپنے خیالات کی تحریر و تقریر اور مباحثات سے تبلیغ کر سکتا ہے۔ اور مودودی صاحب کے علی الرغم نہ صرف اسلامی حکومت میں "رہنے والے غیر مسلموں" کے لئے اسلام نے یہ مذہبی رواداری پیش کی ہے۔ بلکہ باہر سے آنے والے عیسائی و یہودی اور دوسرے لوگوں کو بھی دار الاسلام میں آکر" اپنے خیالات "برسرعام" بصورت بحث، مباحثہ تک پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور دونوں دوست بالاتفاق یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کریم اور احادیث اور فقہ وغیرہ کی کتب کی چھان بین کرنے کے باوجود "اس کی کوئی ممانعت ہمیں کہیں نہیں ملی"۔ خدا کرے کہ نعیم صدیقی اور سعید احمد ملک غیر مسلموں کے حق تبلیغ کے بارہ میں اپنی اس تحقیق اور اسلامی نظریہ کو مودودی صاحب تک بھی پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

مجھ کو تیری تلاش رہتی ہے

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپور

وہ سمجھتے ہیں پاس رہتی ہے	دل کے پہلو میں آس رہتی ہے
پھر تمنّا کی مے پلا ساقی	پھر طبیعت اُداس رہتی ہے
تیری مے بھی ہے زنجبیل اثر	پی رہا ہوں پیاس رہتی ہے
سُن کے لاتقنطوا کا آوازہ	یاس مٹتی ہے آس رہتی ہے
سوئے مغرب گیا میرا دلبر	"اب طبیعت اداس رہتی ہے"
یوں تصوّر میں بس گئے آکر	جیسے تصویر پاس رہتی ہے
اک بسائی امید کی دنیا	"اُن کے ملنے کی آس رہتی ہے"

تُو نہیں پاس دور ہے مجھ سے
یاد تیری تو پاس رہتی ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

عید فنڈ

عید فنڈ کی مد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک سے قائم شدہ ہے۔ اس زمانہ میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن اب ایک عرصہ سے احباب جماعت اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔ چونکہ اس مد سے بعض ضروری اخراجات وابستہ ہیں اس لئے جماعت کے تمام عہدہ داروں کو چاہیئے کہ اس کی وصولی کا خاطر خواہ انتظام فرمائیں۔ ایک روپیہ کی شرح اس وقت مقرر ہوئی تھی جب آمدنیوں کی مقدار بہت کم تھی۔ اور روپے کی قیمت اس وقت کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی۔ اس وقت مخیر اور خوشحال احباب کو اگر مناسب تحریک کی جائے تو عید کی خوشی میں کمانے والوں کے لئے مبلغ دس یا پانچ روپے اس فنڈ میں ادا کرنا کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوگا۔ البتہ غیر مستطیع احباب سے جو کچھ وہ دیں قبول کر لیا جائے۔ اگر یہ چندہ عید سے قبل نظرانہ کے ساتھ ہی وصول کر لیا جائے تو انشاء اللہ خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی طور پر خرچ نہ کیا جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

سیکرٹریان مال کیلئے ضروری اعلان

بعض اہم مصالح کے پیش نظر نظارت بیت المال نے فیصلہ کیا ہے کہ چندہ عام کی وصولی کی تفصیل بھی مقامی جماعتوں سے اسی طرح حاصل کی جایا کرے جس طرح حصہ آمد کی تفصیل آتی ہے۔

پس آئندہ تمام سیکرٹریان مال کے لئے لازمی ہے کہ چندہ بھیجتے وقت چندہ عام کی رقم کی مکمل تفصیل ساتھ روانہ کیا کریں کہ اس رقم میں کس کس دوست کی طرف سے کتنی کتنی رقم شامل ہے۔ یعنی چندہ عام دینے والے کا مکمل نام رقم اور اگر وہ سابقہ بقایا دار ہو تو مختصر کوائف کہ کس عرصہ کا بقایا ہے تحریر کئے جائیں۔ اس اعلان سے پہلے یکم مئی ۱۹۵۵ء کے بعد جو رقوم بھیجی گئی ہوں ان کی تفصیل بھی اب بھجوا دی جائیں۔

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

پری کیڈٹ امتحان رائل پاکستان نیوی

آئندہ امتحان داخلہ ۲۱ جون تا ۲۴ جون ۱۹۵۵ء کراچی۔ لاہور۔ پشاور۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ میں ہوگا شرائط میٹرک۔ یکم اکتوبر ۵۵ء کو عمر ۱۶ تا ۱۸۔ درخواستیں ۵ جون تک۔ ضروری تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ایڈریس

Captain, R.P.N. Barracks,
Queens Road, Karachi

Or The Naval Officer-in-Charge Strand Road Chittagong

(سول لاہور ۲ مئی ۵۵ء)

پاکستان آرڈننس فیکٹری کے لئے بطور ڈرافٹس مین

ولایت میں ٹریننگ

شرائط۔ ایف۔ ایس۔ سی عمر یکم مئی ۵۵ء کو ۲۰ تا ۲۷ بعد ٹریننگ ۵ سال ملازمت لازم۔ عرصہ ٹریننگ یو کے میں ۳ سال۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۳۳۰/- پونڈ سالانہ۔ نیز ۲۵/- پونڈ سالانہ برائے کتب و اوزار۔ ۵/- پونڈ جانے اور ۵/- پونڈ سفر واپسی میں اتفاقیہ اخراجات کیلئے۔ سفر آمد و رفت مفت۔ قبل روانگی ۵۰۰/- روپیہ تیاری پارچات کیلئے۔ واپسی پر بطور چارج مین تقرری ہونے پر تنخواہ ۲۰۰-۱۵-۳۲۰ یا بطور سینئر ڈرافٹس مین ۱۸۵/۱۹۵-۱۵-۳۰۰ اپنے وقت پر بطور اسسٹنٹ سیکشن افسر اور سیکشن افسر ترقی پا کر تنخواہ بالترتیب ۳۲۰-۲۰-۷۷۵ اور ۷۷۵-۲۵-۶۵۰۔ درخواستیں حسب نمونہ مشتہرہ ۳۰ مئی ۵۵ء تک بصیغہ رجسٹری بنام

Director of Ordnance Factories,
21, Victoria Barracks, Rawalpindi

مطلوب ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سول لاہور ۵ مئی ۵۵ء

(ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت — مجھ خادم کے دو لڑکے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ اب ایک لڑکی تولد ہوئی ہے جو بہت بیمار ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ درازئ عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے آمین

مبارک علی نواب شاہ سندھ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور بخیریت پہنچنے کیلئے

اجتماعی دعائیں اور صدقات

جماعت احمدیہ راولپنڈی — ۲۹ اپریل ۵۵ء کو جماعت احمدیہ راولپنڈی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ پر روانگی کے موقع پر رات کے ایک بجے اجتماعی دعا کی اور دعا سے پہلے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ جماعت کے جملہ احباب نے اس دعا میں شمولیت کی۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

میانوالی — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ کی روانگی اور صحت کاملہ کیلئے جماعت احمدیہ میانوالی کی طرف سے مورخہ یکم مئی ۱۹۵۵ء کو ایک بکرا بطور صدقہ دیا گیا اور اجتماعی دعا کی گئی۔

(عبد القدیر خان جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ میانوالی)

واہ چھاؤنی — جس شب حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہوائی جہاز سے تشریف لے جانے والے تھے اس رات یہاں کی جماعت نے اجتماعی دعا حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے کی۔

(محمد اشرف جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ واہ چھاؤنی)

پشاور — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روانگی سفر کے متعلق ۲۹ اپریل ۵۵ء کو نماز جمعہ میں اجتماعی دعا کی گئی اور پھر ہر دو مساجد پشاور شہر و سول کوارٹرز میں بعد نماز عشاء اجتماعی دعا کی گئی۔ اور رات کو ایک بجے ہر دو مساجد میں جماعت کی طرف سے ایک ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اور غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیز احباب نے ایک بجے شب حضور کی روانگی کا وقت تھا ہر دو مساجد میں اجتماعی دعا کی۔

امیر جماعت احمدیہ پشاور

نوشہرہ چھاؤنی — حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپ کی روانگی کے موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی نے ۲۹ اور ۳۰ اپریل کی درمیانی شب کو نماز عشاء اور نماز تراویح کے بعد حضور کی صحت اور بخیر و عافیت روانگی اور واپسی کیلئے اجتماعی دعا کی

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی)

جہلم — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کراچی کے سفر یورپ کی روانگی کے وقت رات ایک بجے جہلم کی جماعت نے ایک بکرا صدقہ کیا۔ اور صدقہ کرنے کے بعد مسجد احمدیہ میں اجتماعی دعا کی۔

(ایم عبد الغنی سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جہلم)

ننکانہ صاحب — مورخہ ۲۹ و ۳۰ کی درمیانی شب ایک بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کی گئی اور روزانہ باقاعدہ دعائیں بھی کی جاتی ہیں۔

(محمد علی قائمقام زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب۔)

بھیرہ — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کراچی سے روانگی برائے سفر یورپ پر جماعت احمدیہ بھیرہ نے مسجد نور میں بتاریخ ۲۹ اپریل ۵۵ء بعد از نماز جمعہ اجتماعی طور پر دعا کی۔ بعد ازاں غرباء اور مساکین میں نقدی بطور صدقہ تقسیم کی گئی۔

(بشیر احمد احسن چودھری جنرل سیکرٹری تعلیم و تربیت بھیرہ ضلع سرگودھا)

سابقون الاولون کے وہ مجاہد

جو انیس سالہ دور اول میں حصہ لیتے آ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق انیس سالہ قربانیوں کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ جو ایک کتاب کی صورت میں شائع ہوگی۔ اس کو دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ بنا رہا ہے۔

دفتر کو جماعتوں کے عہدہ داروں کے تعاون اور مدد کی ضرورت ہے۔ یعنی جن احباب کا تھوڑا بہت بقایا ہے۔ وہ ان سے وصول کر کے ارسال فرما دیں۔ اور رقم ارسال کرتے وقت "بقایا جات" کا لفظ ضرور لکھیں۔ جن سالوں کا ہے۔ ان میں دفتر خود اندراج کر کے ان کو اطلاع دیگا۔

وہ جماعتیں جو بیرونی ممالک کی ہیں۔ ان کے عہدہ دار بھی خاص توجہ دیں۔ خصوصاً مشرقی افریقہ برما ہندوستان۔ عرب ممالک۔ یورپین جماعتیں جیسا کہ دفتر سے بیرونی ممالک سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ اس کی طرف توجہ فرمائیں تا بیرونی ممالک کے کسی دوست کا نام باوجود اس کے ادا کرنے کے فہرست سے رہ نہ جائے۔ ابھی تھوڑا سا وقت ہے کہ پاکستان اور بیرونی ممالک کے احباب اس جہاد کی صف میں نام درج کروا لیں۔ بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کرانا بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بے فکری کا موجب ہے۔ کیونکہ بیرونی ممالک کی تبلیغ کا سارا بوجھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر براہ راست پڑتا ہے۔ یقیناً ادا کرنے والوں کے لئے یہ امر حضور کی خوشنودی اور دعا کا باعث ہے۔ حضور کی دعائیں تو مومنوں کے لئے ان کی تسکین اور تسلی کا موجب ہیں۔ پس دور اول کے مجاہد خاص توجہ دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

روس نے تخفیف اسلحہ کی نئی تجاویز پیش کر دیں

ایٹم ہتھیاروں کے استعمال کی نگرانی کا بین الاقوامی ادارہ قائم کیا جائے

ماسکو ۱۲ مئی۔ روس نے تخفیف اسلحہ اور ایٹمی ہتھیاروں کی ممانعت کے متعلق ایک نئی تجویز کا اعلان کیا ہے۔ روسی تجویز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔ تجویز میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی نگرانی کے لئے ایک بین الاقوامی ادارہ کی تشکیل بھی شامل ہے۔ روس نے تجویز میں کہا ہے۔ کہ (۱) چار بڑی طاقتیں مغربی جرمنی کے تمام علاقوں سے اپنی قابض فوجیں واپس بلا لیں۔ اور جرمنی کے دونوں حصوں میں "مقامی پولیس" کی محدود فورسز" رہنے دی جائیں۔ جن کی نگرانی چار بڑی طاقتوں کے سپرد ہو۔

(۲) دوسرے علاقوں میں غیر ملکی فوجی اڈے ختم کر دیئے جائیں۔ (۳) جن ممالک کو ایٹمی قوت کا تجربہ حاصل ہے۔ وہ دوسرے ممالک کو ایٹمی قوت کے پُرامن مقاصد کے استعمال کے لئے وسیع صنعتی۔ سائنسی اور فنی امداد بہم پہنچائیں۔ (۴) مشرق بعید کے معاملات کو پُرامن طور پر طے کیا جائے۔ کیونکہ ان علاقوں کی صورتِ حال سے تیسری جنگ عالمگیر کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔ (۵) تمام ممالک کے درمیان کسی قسم کا تجارتی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔ (۶) ایٹمی اور عام تباہی کے دوسرے ہتھیاروں کی مکمل مخالفت کے لئے ایک بین الاقوامی کنونشن قائم کی جائے۔ بڑی طاقتوں کی فوجوں اور ہتھیاروں میں بتدریج کمی کی جائے۔ اور ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی اسلحہ اور فوجوں کی تعداد میں تخفیف کی نگرانی بین الاقوامی کنونشن کے سپرد کی جائے۔

روس کی نئی تجویز کا اعلان کل لندن میں تخفیف اسلحہ کی سب کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا ہے۔ اس کی تفاصیل روس کی خبر رساں ایجنسی "تاس" نے بھی شائع کی ہیں۔ روس نے تجویز کیا ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ اور ایٹمی ہتھیاروں پر پابندیوں کے متعلق بین الاقوامی معاہدہ طے ہونے سے دو ماہ کے اندر اندر عالمی کنونشن معرضِ وجود میں آ جائے۔ اور معاہدہ سے ایک ماہ کے اندر اندر امریکہ۔ روس۔ چین۔ برطانیہ اور فرانس تخفیف اسلحہ کمیشن کو اپنی فوجوں اور اسلحہ کی نوعیت کے متعلق تفاصیل بھیج پہنچائیں۔ روس نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ امریکہ روس اور چین کی فوج دس لاکھ سے پندرہ لاکھ کے درمیان ہو۔ برطانیہ اور فرانس کی فوجیں ساڑھے چھ لاکھ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئیں۔ تخفیف عساکر کا کام اس سال کے شروع سے کر دیا جائے۔ اور ۳۱ دسمبر تک ۵۰ فی صدی فوجیں کم کر دی جائیں۔ ۱۹۵۶ء کے نصف اول میں اسلحہ و عساکر کی عام تخفیف اور ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی ممانعت کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں وہ ممالک بھی شریک ہوں۔ جو اس وقت اقوام متحدہ کے رکن نہیں۔

۳۰ کومنتانگ چھاپہ ماروں کی ہلاکت

بینکاک ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ پیر کو تھائی لینڈ اور برما کی سرحدوں پر کومنتانگ چھاپہ ماروں اور برمی فوجوں کی جھڑپ میں ۳۰ کومنتانگ چھاپہ مار اور ایک سو برمی فوجی ہلاک یا زخمی ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جھڑپ سات گھنٹے تک جاری رہی۔ اور اس میں توپ خانہ دستی بموں اور مشین گنوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ گذشتہ ماہ تھائی لینڈ کے علاقہ میں برمی فوجی دستوں کی فائرنگ سے تھائی لینڈ کے دو شہری ہلاک اور تین زخمی ہو گئے تھے۔ برما نے اس سلسلہ میں ساڑھے سات ہزار ڈالر امریکی بطور معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ کی فائرنگ سے جن کسانوں کے جوڑوں کو نقصان پہنچا تھا۔ برما نے انہیں ۲۵ پونڈ (ڈالر امریکی) کی پیشکش کی ہے۔

ناگا لیڈر کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۲ مئی۔ ناگا نیشنل کونسل کے ایک انتہا پسند لیڈر کو ناگا گائیڈ کے برمی حصہ سے حکومت برما کی مدد سے گرفتار کر لیا گیا ہے شیلانگ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ بھارتی فوجوں کی کارروائی شروع ہوتے ہی کئی ناگا لیڈر برما بھاگ گئے ہیں۔ ابھی تک ناگا قبائل کے سربراہ کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی جا سکی۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

کیونکہ یہی چیز دین کی جڑوں پر کلہاڑی چلانے والوں کے لئے سب سے زیادہ معین و مددگار ہو سکتی ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

اسماء گرامی دستخط کنندگان:۔

(مولانا) ابو الحسنات محمد احمد صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان۔

(مولانا) احمد سعید کاظمی ناظم مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان۔

(مفتی) محمد حسن صدر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(مولانا) محمد متین خطیب ناظم کل پاکستان جمعیۃ علمائے اسلام۔ مولانا امین احسن اصلاحی امیر جماعت اسلامی پاکستان

(میاں) طفیل محمد قیم جماعت اسلامی پاکستان

(مولانا) محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث مغربی پاکستان

(مولانا) محمد عطاء اللہ حنیف قائم مقام ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث مغربی پاکستان"

("الاعتصام" لاہور مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۵ء)

اس میں شق چہارم میں اس اندیشہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کہ یہ اتحاد مسلمانوں میں بجائے اتحاد پیدا کرنے کے باعث انتشار ہو گا۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ جب اسلام کے وسیع اصولوں کی بجائے بعض اہل علم حضرات سیاسی انداز سے محدود و مقید جدوجہد پر اتحاد کرنے کا اقدام کریں گے۔ اور باہم عہد کریں گے کہ ان کے درمیان جو فروعی اختلافات ہیں ان کو نہ چھیڑا جائے۔ تو ان اختلافات کی حالت حضرت آدم علیہ السلام کے شجرۂ ممنوعہ کی سی بن جائے گی۔ یعنی اس کی پابندی نہیں کی جائیگی۔ اگر یہ اتحاد اسلام کے وسیع اصولوں کے مطابق کیا جائے۔ اور خاص لیبلوں والی جماعتوں کا اتحاد نہ سمجھا جائے۔ اور یہ جدوجہد سیاسی نہیں بلکہ حقیقی طور پر دینی جدوجہد ہو۔ اور اس کا مدعا کسی خاص ملک میں اپنی پسند کی حکومت قائم کرنا نہ ہو۔ اور خاص جماعتوں کے خلاف نہ ہو۔ تو پھر تو واقعی یہ باتیں کچھ معنی رکھتی تھیں۔ کہ فروعی اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیا جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود وہ لوگ جنہوں نے یہ بیان جاری کیا ہے۔ اتحاد کی کامیابی کے متعلق پورا یقین نہیں رکھتے۔ اور یہ بات اس امر سے بھی واضح ہے۔ کہ فروعی اختلافات کو دبائے رکھنے کے لئے ایک میعاد مقرر کر دی گئی ہے۔ اور میعاد بھی عجیب و غریب ہے۔ کہ جب تک کہ

"اباحت پسندی اور بے دینی و الحاد کے طوفان کا زور ٹوٹ کر فضا معمول پر نہ آ جائے۔"

جہاں ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اس اتحاد کو محض ایک وقتی اتحاد سمجھا گیا ہے۔ وہاں ان الفاظ کا ابہام بھی واضح ہے۔ ہمارا قیاس ہے۔ کہ ان الفاظ کے پسِ پردہ کوئی اور چیز ہے جس کو صاف الفاظ میں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ مگر اصل حقیقت جس کو باوجود چھپانے کے یہاں کا حرف حرف ظاہر کر رہا ہے۔ یہ ہے کہ یہ جدوجہد اس وقت تک کی جائے۔ جبتک کہ زمامِ حکومت ہمارے ہاتھ میں نہ آ جائے۔ اور ہم اپنی مرضی کے مطابق اس کا دستور بنانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ اس لئے یہ کہنا بیجا نہیں۔ کہ یہ اتحاد اشاعتِ اسلام کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اہلِ علم حضرات کی ایک سیاسی پارٹی معرضِ وجود میں لائی گئی ہے۔ جو اسلام کے نعرہ سے عوام کو اپنے ساتھ ملائے گی۔ اور اس طرح اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گی۔

۳۳ اکالی گرفتار ہو چکے ہیں

نئی دہلی ۱۳ مئی۔ امرتسر میں اکالیوں کے مورچہ کے سلسلے میں پنجابی صوبہ بنانے کے نعروں پر پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۲۲ مزید اکالی گرفتار کر لئے گئے۔ جملہ گرفتاریوں کی تعداد ۳۳ تک پہنچ چکی ہے

پنجاب کی کرکٹ ٹیم برطانیہ جائیگی

لاہور ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ پنجاب کرکٹ ایسوسی ایشن کھلاڑیوں پر مشتمل ایک ٹیم برطانیہ بھیج رہی ہے۔ اس سلسلہ میں تمام اخراجات ایسوسی ایشن خود برداشت کرے گی۔ کھلاڑیوں کے انتخابات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ٹیم کب برطانیہ جائے گی۔ لیکن یہ امر یقینی ہے۔ کہ ٹیم اسی سیزن میں برطانیہ بھیج دی جائیگی۔

میرے گروپ کا رویہ نہیں بدلا

فضل الحق کی تردید

ڈھاکہ ۱۲ مئی مسٹر اے کے فضل الحق نے اعلان کیا ہے۔ کہ میرے گروپ نے مجوزہ دستور ساز کنونشن کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا۔ اسے ہم نے تبدیل نہیں کیا۔ مسٹر فضل الحق نے مرکزی وزیر قانون مسٹر سہروردی کے اس بیان پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ متحدہ محاذ پارٹی نے مجوزہ کنونشن میں غیر مشروط طور پر شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اعلانات نکاح

(۱) مکرم و محترم خان شیر احمد خانصاحب درویش ولد خان میر خانصاحب کا نکاح محترمہ فہیمہ بیگم صاحبہ اصغری۔ بنت ایم عبدالرزاق صاحب تاجر اگربتی مارٹ پلی سکندر آباد دکن سے بعوض مبلغ ۵۰۰/- روپیہ مہر پر مؤرخہ ۸ اپریل ۱۹۵۵ء بروز پیر کو حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

مسعود احمد درویش کارکن بیت المال قادیان

(۲) حلیمہ بیگم بنت میر اللہ بخش تسنیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ کا نکاح محمد اقبال ولد محمد عبداللہ خانصاحب ساکن بھاگووالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ چھ صد روپیہ مہر پر مؤرخہ ۳/۵۵-۱۳ کو میر محمد بخش صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے مبارک کرے آمین

میر اللہ بخش تسنیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تلونڈی راہوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔